

اپنی ذات پر سختی کے بغیر سیکھنا

سمجھنے کے لیے جدوجہد کرنا کمزوری کی علامت نہیں ہے۔ بلکہ یہ حقیقی سیکھنے کا راستہ ہے۔ گہرے خیالات وقت، تکرار اور صبر مانگتے ہیں۔ ترقی جلد منزل پر پہنچنے میں نہیں، بلکہ خلوص نیت کے ساتھ سفر کرنے میں ہے۔ جب ہم خود کو ملامت کے بغیر، دھیمے پن، ادھورے پن اور متجسس ہونے کی اجازت دے دیتے ہیں، تو سیکھنے کا عمل کسی سے داد پانے کی دوڑ کے بجائے معافی کی تلاش کا ایک خوبصورت سفر بن جاتا ہے۔ یہ جدوجہد خود اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے اندر کچھ اہم رونما ہو رہا ہے۔

"میں نے آپ کا لیکچر دوبار سنا،" میں نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "اور جب آپ نے اپنی صلاحیت منوانے اور بچپن کے بارے میں بات کی... تو میں مسلسل اپنے بارے میں سوچتی رہی۔ بچپن میں مجھ پر کسی نے دباؤ نہیں ڈالا تھا۔ کسی نے مجھ سے یہ نہیں کہا کہ مجھے مقابلہ کرنا ہے۔ اس کے باوجود، میرے اندر ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ مجھے خود کو ثابت کرنا ہے۔ جب میں کوئی چیز جلدی نہیں سمجھ پاتی، تو میں خود پر تنقید کرتی ہوں۔ میں خود سے کہتی ہوں کہ میں کافی اچھی نہیں ہوں۔ میں سست ہونے پر خود پر غصہ کرتی ہوں۔"

انہوں نے خاموشی سے سنا اور بات نہیں کاٹی۔

میں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہر چیز بہترین ہونی چاہیے۔ میرا سیکھنے کا عمل بے عیب ہونا چاہیے۔ جب میں کوئی تصور نہیں سمجھ پاتی۔ یہاں تک کہ آپ کا لیکچر بھی۔ تو میں جھنجھلاہٹ محسوس کرتی ہوں۔ غصہ آتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے مجھ میں کوئی خرابی ہے۔"

وہ دھیرے سے مسکرائے۔ انہوں نے مذاقاً کہا، "میں تمہیں ایک بات بتاؤں، کبھی کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ لیکچر دینے کے بعد خود مجھے بھی اپنا لیکچر پوری طرح سمجھ نہیں آتا۔"

میں نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔

انہوں نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا، "اس لیے میرے لیکچرز کو موازنے کا معیار نہ بناؤ۔ تمہارا اصل کام کچھ اور ہے۔ جب تم کسی گفتگو میں شریک ہو اور محسوس کرو کہ تمہیں سمجھ نہیں آ رہا، تو اسے کھل کر کہو: امیرا خیال ہے کہ میں اس معاملے میں تھوڑی سست ہوں، کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟" یہ کہہ کر دیکھو۔"

میں ہچکچائی، "میں اپنی عملی زندگی میں تو ایسا کہہ دیتی ہوں۔"

انہوں نے جواب دیا، "تو اس کا مطلب ہے کہ وہ غیر منطقی عقیدہ (Irrational belief) تم پر حاوی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر تم واقعی یہ مانتی ہو تیں کہ تمہارا ہمیشہ باصلاحیت نظر آنا ضروری ہے، تو تمہارے لیے یہ اعتراف کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ تم نہیں جانتی۔"

وہ لہجہ بھر کر کے اور پھر کہا، "بہتر بننے کی خواہش رکھنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ درحقیقت، بہتر سیکھنے کی یہی خواہش انسان کو بلند یوں پر لے جاتی ہے۔ مسئلہ تب شروع ہوتا ہے جب کوئی یہ دکھاوا کرنے کی ضرورت محسوس کرے کہ وہ پہلے سے ہی سب کچھ جانتا ہے۔"

میں خاموشی سے ان کی باتوں پر غور کرنے لگی۔

انہوں نے سلسلہ کلام جاری رکھا، "بہت کچھ سیکھنے کے بعد بھی یہ یقین رکھنا کہ آپ مزید سیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک صحت مند رویہ ہے۔ اور جو تم بیان کر رہی ہو، اس سے لگتا ہے کہ تم نے اصل مسئلے کو سمجھ لیا ہے۔ بہتری کی گنجائش ہمیشہ باقی رہے گی۔ اور ہمیں اس گنجائش سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔"

میں نے آہستہ سے سر ہلایا، لیکن ایک اور خیال مجھے پریشان کر رہا تھا۔

میں نے کہا، "پھر بھی، جب میں کوئی پیرا گراف پڑھتی ہوں۔ خاص طور پر قرآن کریم سے۔ تو میں اسے بار بار پڑھتی ہوں۔ میں نکات لکھتی ہوں۔ اسے سمجھنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اس کے باوجود میں ان کے درمیان ربط پیدا کرنے میں ناکام رہتی ہوں۔ اور پھر جب میں وہی چیز اپنے شوہر کے ساتھ زیر بحث لاتی ہوں، تو وہ اسے بہت جلدی سمجھ لیتے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ مجھے کم تر سمجھتے ہیں۔ لیکن اندر ہی اندر، میں خود پر ناراض ہونے لگتی ہوں۔ میں حد سے زیادہ سوچتی ہوں۔ میرا دل ہارمانے کو کرتا ہے۔ میں خود کو مورد الزام ٹھہرانے لگتی ہوں۔"

انہوں نے سوچ بچار کے انداز میں میری طرف دیکھا۔ "تمہیں لگتا ہے کہ یہ زبان کا مسئلہ ہے؟" انہوں نے پوچھا۔

"نہیں،" میں نے جواب دیا۔ "یہ فہم اور تعلق (Connection) پیدا کرنے کا معاملہ ہے۔"

انہوں نے سر ہلایا۔ "تمہیں یہ بات واضح طور پر معلوم ہونی چاہیے: قرآن میں گہرے روابط تلاش کرنا مشکل ترین فکری کاموں میں سے ایک ہے۔ اس بارے میں گہرانے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم مشتق جاری رکھو گی، تو یہ صلاحیت وقت کے ساتھ آہستہ آہستہ پیدا ہو جائے گی۔" وہ کہتے گئے اور میں توجہ سے سنتی رہی۔

"کئی بار ایسا ہو گا کہ تمہیں ایک خیال کو دوسرے سے جوڑنے میں مشکل پیش آئے گی۔ اور یہ بالکل نارمل بات ہے۔ تم اپنی قرآن کلاس سے وہ مثالیں بھی لاسکتی ہو جو تمہیں سب سے مشکل لگتی ہیں۔ جیسے جیسے ہم اس پر کام کرتے رہیں گے، یہ صلاحیت بڑھتی جائے گی۔ یہ ہفتہ وار ہدف نہیں ہے۔ یہ زندگی بھر کا سفر ہے۔"

وہ ہلکا سا مسکرائے۔ "تم نے شاید پچھلے ہی سیشن میں سیکھا ہے کہ اس طرح کا ربط پیدا کرنا ضروری ہے۔ ابھی ایک پورا ہفتہ بھی نہیں گزرا۔ اور یہاں میں ہوں کہ — پچیس سال کی جدوجہد کے بعد بھی آج تک حوالوں سے رجوع کرتا ہوں، اور یہ دیکھتا ہوں کہ دوسروں نے اسے کیسے سمجھا ہے۔"

اس بات نے مجھے حیران کر دیا۔

"تم نے اپنے لیے ایک بہت بڑا ہدف مقرر کر لیا ہے،" انہوں نے نرمی سے کہا۔ "اور پھر تم توقع کرتی ہو کہ اسے چند دنوں میں حاصل کر لو گی۔ گہرا علم اس طرح حاصل نہیں ہوتا۔"

میں نے وضاحت کرنے کی کوشش کی کہ میں نے یہ مثال صرف اس لیے دی تھی کیونکہ یہ ابھی میرے ذہن میں تازہ تھی۔ دیگر شعبوں میں، میں عموماً جلدی سمجھ لیتی ہوں۔

انہوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "کچھ چیزیں قدرتی طور پر دوسروں کے مقابلے میں سمجھنا مشکل ہوتی ہیں۔ میں اس احساس کو تمہارے لیے ایک معمول کی بات (Normalize) بنا دیتا ہوں۔"

پھر انہوں نے ایک ایسی بات شیئر کی جو میرے دل میں نقش ہو گئی۔

"ایک نظریہ ہے جس کے بارے میں میں اکثر بات کرتا ہوں — ترقیاتی تعمیری نظریہ (Developmental Constructivist Theory)۔ پہلی بار جب میں نے اس موضوع پر چار پانچ سو صفحات کی کتاب پڑھی، تو اسے ختم کرنے کے بعد مجھے ایسا لگا جیسے مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔ مجھے وہ کتاب چار پانچ بار پڑھنی پڑی۔ اور اس کے بعد بھی، میری سمجھ میں بڑے خلا باقی تھے۔"

وہ نرمی سے مسکرائے۔ "ایک وقت پر تو مجھے لگا کہ میں اپنا اعتماد کھو چکا ہوں۔ میں سوچتا تھا کہ کیا میں اسے کبھی صحیح طرح سے سمجھ پاؤں گا۔"

میں ہمد تن گوش ہو کر ان کی بات سن رہی تھی۔

"بعد میں،" انہوں نے بات جاری رکھی، "مصنف نے اپنی ایک دوسری کتاب کے دیباچے میں لکھا کہ جب اس نے اپنے والد کو بتایا کہ اس کی پہلی کتاب کافر انیسویں زبان میں ترجمہ ہو گیا ہے، تو اس کے والد نے جواب دیا، 'اس کا انگریزی میں ترجمہ کب ہو گا؟' اور پہلی بار اسے احساس ہوا کہ یہ جدوجہد صرف اس کی اپنی نہیں تھی۔ گہرے خیالات کو سمجھنے میں مشکل پیش آنا ایک آفاقی (Universal) حقیقت ہے۔"

اس بات نے میرے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔

"دیکھو،" انہوں نے کہا، "اصل سکون لوگوں کو یہ دکھانے میں نہیں ہے کہ تم کچھ جانتی ہو۔ اصل اطمینان اسے خود آہستہ آہستہ سمجھنے میں ہے۔ اور اس کے لیے بار بار کوشش درکار ہوتی ہے۔"

انہوں نے میری طرف شفقت سے دیکھا۔

"اگر تمہیں اکثر معاملات میں کڑی مشقت کرنی پڑتی ہے، تو ہو سکتا ہے کہ تمہارا منتخب کردہ شعبہ ہی غیر معمولی ذہنی صلاحیتوں کا تقاضا کرتا ہو۔ اور یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہی راستہ ہے۔"

وہر کے اور پھر بڑے پختہ یقین کے ساتھ کہا، "ہم یہاں کہیں پہنچنے کے لیے نہیں آئے ہیں۔ اصل ترقی تو اس سفر میں ہے۔ یہ سفر کتنا ہی دراصل ترقی ہے۔"

میں نے محسوس کیا جیسے میرے سینے سے کوئی بوجھ اتر گیا ہو۔

"جب تم خود کو ایسی صورت حال میں پاؤ،" انہوں نے جاری رکھا، "تو یہ مت کہو کہ 'میں کچھ نہیں جانتی!'۔ اس کے بجائے کہو: یہ وہ چیزیں ہیں جو میں سمجھ چکی ہوں۔ یہ وہ امکانات ہیں۔ اب میں مزید تحقیق کروں گی۔ ان چیزوں کو اپنے شوہر کے ساتھ زیر بحث لاؤ۔ سوالات پوچھو۔ لیکن آزادانہ طور پر معنی تلاش کرنے کی اپنی کوشش کبھی ترک نہ کرو۔ یہ ایک بہت اہم صلاحیت ہے جو ہمیں پیدا کرنی چاہیے۔"

اس کے بعد کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

پہلی بار مجھے ایک بات واضح طور پر سمجھ آئی: میری جدوجہد میری نااہلی کا ثبوت نہیں تھی۔ بلکہ یہ اس بات کی دلیل تھی کہ میں حقیقی سیکھے کی دہلیز پر کھڑی ہوں۔
"اور اس دن، میں کسی فوری وضاحت یا حل کے ساتھ نہیں۔ بلکہ ایک ایسی چیز کے ساتھ وہاں سے پلٹا جو اس سے کہیں زیادہ قیمتی تھی:"

خود کے لیے دھیمے پن کی اجازت۔ ادھر سے پن کی اجازت۔ اور خود سے نفرت کے بغیر سیکھتے رہنے کی اجازت۔